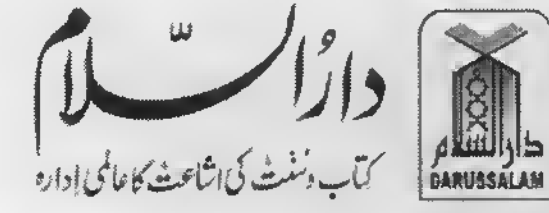


مجله حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض 11416: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyaadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

- الرياض - العليا: فون: 4614483 01 فیکس: 4644945 • الملز: فون: 4735220 01 فیکس: 4735221 • سوئلیم: فون: 2860422 01
- مندوب الرياض: موبائل: 0503459695-0505196736 • قسیم (بریدہ): فون/فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156
- مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948-0506640175 • مدینہ منورہ: فون: 8234446 04 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155
- جده: فون: 6879254 02 فیکس: 6336270 • الخبر: فون: 8692900 03 فیکس: 8691551
- بنج البحر: فون/فیکس: 3908027 04 موبائل: 0500887341 • شمس مشیط: فون/فیکس: 2207055 07 موبائل: 0500710328

• شارجہ: فون: 5632623 00971 6 • امریکہ: • برٹن: فون: 7220419 001 713 • نیویارک: فون: 6255925 001 718

• لندن: فون: 208 539 4885 • آسٹریلیا: فون: 2 9758 4040

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوزروم)

• 36- لوہڑ مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7110081-711023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072 موبائل: 0322-8484569

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور: فون: 7120054 فیکس: 7320703 موبائل: 0322-4439150

• 260-۲ بلاک کمرشل ایریا، فیئر ۱۱۱ ڈیفنس، لاہور: فون: 5084895-042 موبائل: 0321-4212174

Website: www.darussalam.pk.com E-mail: info@darussalam.pk.com

• اسلام آباد: F-8 مرکز، اسلام آباد: فون/فیکس: 51 2281513 0092 موبائل: 0321 5370378

• کراچی: مین طارق روڈ (D.C.HS / 110,111-Z) ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی

فون: 4393936 21 0092 فیکس: 4393937 موبائل: 0321-2441843

③ مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۹ھ

فہرستہ مکتبہ السملک فہد الوطنیہ أثناء النشر

عبدالوجود، صلاح الدین علی

سیرۃ الامام سفیان بن عیینہ - صلاح الدین علی عبدالوجود - الرياض، ۱۴۲۹ھ

ص: ۳۷۵ مقاس: ۲۱×۱۴ سم

ردمک: ۳-۲۵-۰۰۰-۵۰۰-۶۰۳-۹۷۸

(الکتاب باللغة الاردیة)

۱. سفیان بن عیینہ بن میمون، ت ۱۹۸ھ أ. العنوان

دیوی ۲۳۴، ۱۴۲۹/۳۸۵۲

رقم الإبداع: ۱۴۲۹/۳۸۵۲

ردمک: ۳-۲۵-۰۰۰-۵۰۰-۶۰۳-۹۷۸



عظیم محنت کی تابندہ زندگی

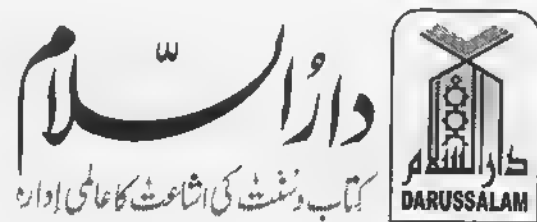
امام سفیان بن عیینہ

۵۱۰۷ - ۵۱۹۸ / 725 - 813 ھ

تعلیم و تعلم احوال و واقعات، اقوال و ارشادات اور محدثین کرام کی سنہری تاریخ کے رہنما نقوش

صلاح الدین علی عبدالوجود

ترجمہ: پروفیسر حافظ عبد الرحمن ناصر



ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیویارک

مضامین

- عرض ناشر 10
- عرض مؤلف 17
- مقدمہ 22
- کتاب وسنت کی معرفت کا اسلوب 24
- صحابہ کرام 29
- تابعین کرام 33
- تبع تابعین 35
- امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا ذکر جمیل 36
- نام و نسب 36
- لقب و کنیت 36
- سفیان کے نام سے موسوم لوگ 37
- ولادت اور پرورش 38
- والد گرامی 39
- سفیان کے والد کی نصیحت 40
- والدہ محترمہ 41
- شادی 42
- اولاد کے احوال 43
- بھائیوں کا تذکرہ 44



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

117.....	■ علم اور اہل علم سے محبت
129.....	■ فروغِ علم کے لیے عظیم الشان خدمات
134.....	■ اہل علم کی نظر میں آپ کا مرتبہ
137.....	■ شیوخ سے جواہرِ علم اکٹھے کرنا
142.....	■ تصانیف کا تعارف
144.....	■ حدیث سے محبت
154.....	■ ابن عیینہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے نزدیک مقام حدیث
159.....	■ حدیث میں امام صاحب کا مقام و مرتبہ
164.....	■ رفقاء، ساتھیوں اور بھائیوں سے محبت
168.....	○ ہم نشینوں سے محبت کے چند نئے گوشے
172.....	■ علم جرح و تعدیل کی معرفت
180.....	■ سفیان بن عیینہ نقد و نظر کی کسوٹی پر
180.....	○ ہر اچھے گھوڑے کو ٹھوکر لگتی ہے
180.....	○ بتلائے وہم ہونا
182.....	○ مرفوع حدیث کو مرسل بنانا
182.....	○ صاحب وضو عبداللہ بن زید انصاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے بارے میں وہم
182.....	○ بعض مخصوص افراد کو علیحدگی میں احادیث سنائیں
187.....	■ تدلیس حدیث
187.....	○ تدلیس کی تعریف
191.....	○ کیا مدلس کی حدیث قبول ہوگی؟
192.....	○ تدلیس کی وجہ سے ابن عیینہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا مواخذہ
193.....	○ مدلسین کے مراتب

47.....	○ محدث بھائیوں کا تذکرہ
49.....	■ سفیان بن عیینہ کی سیرت و صورت کے خدوخال
49.....	○ سیٹھی لگوانا
51.....	○ دور پرورش
52.....	○ خلافت بنو امیہ
54.....	○ خلافت بنو عباس
58.....	■ تحصیل علم
73.....	■ اساتذہ کرام
81.....	■ شاگردانِ شید
82.....	○ ہونہار اور نامور شاگردوں کا تذکرہ
85.....	■ طلبہ کی سرپرستی
98.....	■ قوت حافظہ اور علمی وسعت
102.....	■ حصول علم کے لیے سفر
107.....	■ ابن عیینہ کے چند عجیب مشاہدات
107.....	○ تقدیر الہی پر راضی ہونا
108.....	○ ادعائے علم پر تنبیہ
108.....	○ نبی اکرم <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> پر درود کی بدولت مغفرت
109.....	○ نیک اعمال
110.....	○ بدو کی گفتگو
111.....	○ سانپ کا قصہ
114.....	○ بدو کا حصول علم
115.....	○ ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے

195.....	○ محدث کے اوصاف
197.....	■ علم حدیث میں ابن عیینہ کا امتیازی مقام
201.....	○ اہل زمانہ میں آپ کی انفرادیت
202.....	■ تمام علوم کی جامع شخصیت
208.....	■ بحیثیت مفسر قرآن
209.....	○ حدیث سحر
211.....	○ تفسیری اقوال
227.....	■ بطور شارح حدیث
236.....	■ فقہ میں امام صاحب کا درجہ
238.....	■ چند مسائل کے بارے میں نقطہ نظر
238.....	○ دعائے ختم القرآن
238.....	○ خطبہ جمعہ کے دوران میں تحیۃ المسجد پڑھنا
238.....	○ عرفہ کے دن تکبیرات پڑھنا
239.....	○ نماز جنازہ میں سلام پھیرنا
239.....	○ بچے اور مجنون کے مال سے زکاۃ ادا کرنا
240.....	○ حالت احرام میں اپنے اوپر سایہ کرنا
241.....	■ فتویٰ میں آپ کا مقام و مرتبہ
245.....	■ سفیان رحمہ اللہ کے چند فتوے
249.....	■ انساب پر عبور
252.....	■ نمایاں عادات و خصائل
261.....	■ تواضع و انکسار
264.....	■ دنیا سے بے نیازی کی چند جھلکیاں

270.....	■ ورع و تقویٰ
277.....	■ رقت قلبی اور خوف الہی
283.....	■ عبادت و ریاضت میں ابن عیینہ کا انہماک
289.....	■ حکیمانہ اقوال
293.....	■ عقیدہ و منہج
298.....	■ ایمان کے بارے میں ابن عیینہ کا زاویہ نظر
299.....	○ محبت کا مفہوم
301.....	○ ایمان کا قول و عمل پر مشتمل ہونا
306.....	■ صفات الہی کے بارے میں سفیان رحمہ اللہ کا نظریہ
310.....	■ قرآن کے کلام الہی ہونے پر دلائل و براہین
314.....	■ اہل بدعت اور نفس پرستوں کے بارے میں آپ کا موقف
322.....	■ طالبان علم اور امت کی خیر خواہی
329.....	■ معاصرین سے تعلقات
337.....	■ ائمہ اور حکمرانوں کے متعلق ابن عیینہ کی رائے
347.....	■ چند جواہر ریزے
356.....	■ شعر و ادب کا بلند پایہ ذوق
366.....	■ سفیان بن عیینہ کی منظوم مدح
368.....	■ ابن عیینہ کی وفات
369.....	■ خوابوں میں دیکھا جانا
370.....	■ سفیان رحمہ اللہ کی وفات پر مرثیہ گوئی کا بیان
373.....	■ حرف آخر

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی جانب سے اس کے احکامات کی وضاحت کرنے والے اور اس کی کتاب (قرآن) کے متن کے معانی و مفاہیم کی تشریح کرنے والے تھے جنہیں لوگوں تک پہنچانا مقصود تھا۔ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے دین، شریعت، احکام، فرائض، واجبات، آداب، مباحات اور ایسی سنن اور آثار جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پھیلایا تھا اور ان سب امور میں جو کچھ مشروع کیا تھا، اس کو بیان کرنے والے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں 23 سال لوگوں کو دین کے آثار پر قائم ہونے کی تلقین کرتے رہے۔ نبی کریم ﷺ فرائض مقرر کرتے، سنن رائج کرتے، احکام کا نفاذ کرتے، حرام کو حرام اور حلال کو حلال قرار دیتے تھے۔ آپ لوگوں کو قول و فعل میں دین حق اور صحیح منہج پر ثابت قدم رکھتے تھے۔ آپ اپنی وفات تک اسی منہج اور عمل پر قائم رہے۔ آپ پر اور آپ کی آل پر سب سے افضل، سب سے کامل، سب سے پاکیزہ اور سب سے مقدس درود و سلام ہو۔

کتاب اللہ اپنی محکم اور متشابہ آیات، خاص و عام، ناسخ و منسوخ اور انذار و تبشیر کے ذریعے سے جس بات پر دلالت کرتی ہے اس کی وضاحت اور عملی طور پر اس کی انجام دہی کے ذریعے سے نبی مکرم ﷺ نے اللہ عزوجل کی حجت ثابت فرمادی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ط﴾

”خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے رسول (بھیجے) تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کو الزام دینے کی کوئی گنجائش نہ رہے۔“^①

① النساء 4: 165.

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر ذات باری تعالیٰ کی جو نعمتیں ہیں، ان کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تمام ایسی حمد و ثنا کے لائق ہے جو اس کی نعمتوں کے برابر ہو اور اس کی مزید نعمتوں کے لیے کافی ہو اور اس کے نبی مکرم، نبی رحمت، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر درود ہو۔ اما بعد!

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والی ہے اور آپ کو اس کی تفسیر اور وضاحت کا مرجع و منبع قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾

”اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا۔“^①

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ﴾

”اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان پر وہ چیز واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔“^②

① النحل 44: 16. ② النحل 16: 64.

کتاب اللہ کے مفہیم اور رسول اللہ ﷺ کی سنن جاننے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ نقل و روایت کا طریقہ ہے، لہذا یہ واجب ہے کہ ہم عادل، ثقہ اور مضبوط حافظے اور قوی ضبط کے مالک راویوں اور غفلت، وہم اور کمزور حافظے کا شکار ہونے والے اور جھوٹے اور من گھڑت احادیث وضع کرنے والے راویوں کے مابین تمیز کریں۔ جب دین اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے ہمارے پاس صرف راویوں کے ایک دوسرے سے نقل کرنے سے آیا ہے تو ہم پر ان کی معرفت اور پہچان لازم ہے، نیز ہماری یہ ذمہ داری اور فریضہ ہے کہ ہم آیات و احادیث نقل کرنے والے راویوں کے بارے میں تحقیق کریں، ان کے احوال کی جانچ پڑتال کریں اور پھر روایت حدیث کے معاملے میں عدالت و ثقاہت اور ضبط کی ان شرائط کے مطابق ان راویوں کی توثیق کریں جنہیں پرکھ لیا گیا ہے۔

نقل حدیث اور روایت میں کسی پر عدالت و ثقاہت کا حکم لگانے کا تقاضا یہ ہے کہ توثیق شدہ راوی بذات خود امانت دار ہوں، اپنے دین کے جاننے والے ہوں اور متقی، پرہیزگار، حدیث کے حافظ،^① باوثوق اور ماہر ہوں۔ کھرے کھوٹے میں تمیز کی استعداد رکھتے ہوں۔ بکثرت غفلتوں کی وجہ سے کسی غلط بیانی کا شکار نہ ہوتے ہوں۔ جن باتوں کو انھوں نے حفظ اور ذہن نشین کیا ہو، ان کے معاملے میں ان پر اوہام غالب نہ آتے ہوں۔ اغلاط کی بنا پر شکوک و شبہات میں مبتلا نہ ہوتے ہوں۔

① محدثین کے نزدیک حافظ وہ ہے جس نے متون احادیث اور ان کے اصول حاصل کیے، متعدد کتب کا سماع کیا اور علل و اسانید اور اسماء الرجال کی معرفت حاصل کرنے کے ساتھ احادیث کی کثیر تعداد کو حفظ کیا ہو اور رجال کو طبقہ بہ طبقہ اس طرح محفوظ کیا ہو کہ ان کے احوال، سوانح اور ان کے شہروں کی پوری معرفت حاصل کی ہو۔ بعض متأخرین علماء نے کہا ہے کہ جس نے ایک لاکھ احادیث باسناد یاد کی ہوں، وہ حافظ ہے۔ (اصول الحدیث از ڈاکٹر خالد علوی: 1/50، 51، 52)

کتاب وسنت کی معرفت کا اسلوب

اگر یہ کہا جائے کہ کتاب اللہ کے مفہیم اور دین کے جن آثار کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان کی معرفت کے حصول کا ذریعہ اور طریقہ کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کتاب اللہ کے مفہیم اور دین کی معرفت کا ذریعہ وہ صحیح احادیث و آثار ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے یا آپ کے بالغ نظر صحابہ کرام سے مروی ہیں جنہوں نے بذات خود قرآن کریم کے نزول کا مشاہدہ کیا اور اس کی تفسیر کا علم حاصل کیا۔

اگر یہ کہا جائے کہ صحیح^① اور ضعیف^② احادیث و آثار کی پہچان کیسے کی جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ احادیث و آثار کی صحت و ضعف کی پہچان ایسے ماہرین اور نقاد علماء کی تنقید و تحقیق کے ذریعے سے حاصل کی جائے گی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں خصوصی فضیلت بخشی ہے اور انھیں ہر دور اور ہر عہد میں علم کی معرفت سے نوازا ہے۔

① صحیح: صحیح وہ حدیث ہوتی ہے جس کی ① سند متصل ہو، یعنی ہر راوی نے اسے اپنے استاذ سے اخذ کیا ہو۔ ② اس کا ہر راوی عادل ہو، یعنی کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو، شائستہ طبیعت کا مالک ہو اور بااخلاق ہو۔ ③ وہ کامل الضبط ہو، یعنی حدیث کو تحریر یا حافظے کے ذریعے سے کما حقہ محفوظ کرے اور آگے پہنچائے۔ ④ وہ حدیث شاذ نہ ہو۔ (شاذ وہ حدیث ہے جس کا راوی ثقہ ہو اور بیان حدیث میں اپنے سے زیادہ ثقہ یا اپنے جیسے بہت سے ثقہ راویوں کی مخالفت کرے۔) ⑤ اس میں کوئی (ظاہری یا باطنی) علت نہ ہو۔

② ضعیف: ضعیف وہ حدیث ہے جس میں صحیح اور حسن کی تمام صفات جمع نہ ہوں۔

نقاد پر ان کا جھوٹ ظاہر ہو گیا، چنانچہ ان کی حدیث کو ترک کر دیا گیا، ان کی روایت کو چھوڑ دیا گیا اور ساقط الاعتبار قرار دے دیا گیا، لہذا ان کی احادیث کے ساتھ علم و عمل میں مشغول نہیں ہوا جاتا۔



صحابہ کرام

جہاں تک صحابہ کرام کا معاملہ ہے تو یہ وہ شخصیات ہیں جنہوں نے وحی اور قرآن کے نزول کا مشاہدہ کیا اور انہوں نے تفسیر اور تاویل کی معرفت حاصل کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ عز و جل نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت، اس کی نصرت، اپنے دین کے قیام اور حق کے اظہار کے لیے چن لیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ صحابیت کے لیے ان سے راضی ہو گیا اور انہیں ہمارے لیے مقتدا، پیشوا اور رہبر مقرر فرما دیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہر اس فرمان کو ذہن نشین کر لیا جسے آپ نے اللہ عز و جل کی طرف سے ان تک پہنچایا۔ جس سنت کو آپ نے رائج کیا اور جس بات کو آپ نے مشروع کیا، جس کا آپ نے حکم اور فیصلہ دیا، جس چیز کو جائز قرار دیا اور اس کا حکم دیا، جس سے منع کیا، ڈرایا یا تادیب کی، صحابہ نے اس کی تعمیل کی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ہر قسم کی مفید بات غور سے سنی، اسے ذہن نشین کیا اور اسے محفوظ کر لیا، لہذا وہ دین کے فقیہ بن گئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے امر، نہی اور اس کی مراد کو جان لیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے، آپ کی ذات بابرکات سے کتاب اللہ کی تفسیر و تاویل کا مشاہدہ کرنے، آپ کے ساتھ رہنے اور آپ سے مسائل کا استنباط کرنے کی وجہ سے اللہ عز و جل نے انہیں عزت و اکرام اور قیادت کا رتبہ عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں شک، جھوٹ اور شبہات، اغلاط اور عیوب و نقائص

«اپنے استاد یا استاد کے استاد کا نام (یا تعارف) چھپائے لیکن سننے والے کو یہ تاثر دے کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور سند متصل ہی ہے، حالانکہ اس سند میں راویوں کی ملاقات اور سماع تو ثابت ہوتا ہے مگر متعلقہ روایت کا سماع نہیں ہوتا۔»

گئے اور دیگر ممالک کی فتوحات، مغازی، حکومت، عہدہ قضاء اور فیصلوں میں مشغول ہو گئے۔ ان میں سے ہر صحابی جس خطے، شہر یا ملک میں تھا اس نے وہاں رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہوئی احادیث کو پھیلا دیا۔ انھوں نے اللہ عز وجل کے حکم کے مطابق فیصلے کیے، اپنے معاملات کو رسول اللہ ﷺ کے جاری کردہ طریقے کے مطابق سرانجام دیا۔ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو جواب میں وہی فتویٰ صادر کرتے جو رسول اللہ ﷺ کے جوابات میں سے ان کے ذہن میں آتا یا پھر اس مسئلے سے مماثلت رکھنے والے دیگر مسائل سے استنباط کر کے فتویٰ دیتے۔

حسن نیت اور تقرب الی اللہ میں دوسرے لوگوں سے فائق ہونے کے باوجود انھوں نے عوام الناس کو فرائض، مسائل وراثت، احکام، سنن اور حلال و حرام کی تعلیم دینے کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو قبض کر لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی مغفرت اور رحمت فرمائے اور ان سے راضی ہو جائے۔



تابعین کرام

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین کا زمانہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے دین کے قیام کے لیے چن لیا اور انھیں اپنے فرائض و حدود، اوامرو نواہی، احکام اور اپنے رسول کی سنن اور آثار کی حفاظت کے لیے مخصوص کر لیا، چنانچہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کردہ جو احکام، سنن و آثار اور دیگر امور آگے پہنچائے، وہ تابعین نے اپنے اذہان میں راسخ کر لیے، ان کی تعلیم پالی اور ان میں تفقہ حاصل کر لیا جن سے ہم نے صحابہ کرام کو متصف قرار دیا ہے۔ وہ اسلام، دین اور اللہ عز وجل کے اوامرو نواہی کی پاسداری میں اس مقام و مرتبہ پر فائز ہو گئے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾

”اور وہ لوگ جنھوں نے نیکو کاری کے ساتھ ان (مہاجرین و انصار) کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔“^①

پس تابعین کرام اپنی بیدار مغزی، امور دین میں احتیاط پسندی اور دین سے گہری وابستگی، نیز نیک اور متقی ہونے کی وجہ سے اللہ عز وجل کی خوشنودی اور بارگاہ الہی سے ان کی جو عمدہ توصیف کی گئی، اس کے ساتھ اس مقام پر فائز ہو گئے جس کے ذریعے سے

① التوبة 9: 100.

جواب دیا: ”سفیان بن عیینہ“ تو امام ذہبی کو ان کی اس حاضر جوابی پر بڑا تعجب ہوا۔ آپ کو مسعر کی طرف اس لیے منسوب کیا جاتا ہے کہ مسعر بنو ہلال کا خالص النسب فرد تھا۔^①

سفیان کے نام سے موسوم لوگ

سفیان نام کے اصحاب کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ عظیم، افضل، مشہور اور حدیث کے امیر المومنین سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں۔

سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے متعدد اساتذہ مشترک ہیں۔ ان دونوں نے اعمش اور اس کے علاوہ کئی دوسرے شیوخ سے مشترک روایات لی ہیں۔ اسی طرح ان دونوں سے ولید بن مسلم اور دیگر کئی راویان حدیث نے روایت کی ہے۔

رامہرمزی رحمہ اللہ^② فرماتے ہیں کہ میں قاسم مطر ز رحمہ اللہ^③ کے پاس موجود تھا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے ایک حدیث بیان فرمائی تو ابوطالب بن نصر^④ نے ان سے پوچھا کہ یہ سفیان کون سا ہے؟ مطر ز رحمہ اللہ نے جواب دیا: ”یہ ثوری ہیں۔“ ابوطالب

① طبقات المدلسین: 32.

② رامہرمزی: ان کا نام ابو محمد حسن بن عبد الرحمن بن خلاد الفارسی الراہرمزی القاضی ہے۔ آپ نے علوم حدیث کے موضوع پر کتاب المحدث الفاصل بین الراوی والواعی تصنیف کی۔ اور یہ اپنے موضوع پر بہت اچھی کتاب ہے۔ (سیر أعلام النبلاء: 73/16) رامہرمزیران کے شہر اہواز سے پیچپن میل جنوب مشرق میں واقع ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 134/10)

③ قاسم مطر ز: ان کا نام ابو بکر قاسم بن زکریا بن یحییٰ ہے جو المطرز کے نام سے معروف ہیں۔ انھوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ مصنف، قاری اور دانا آدمی تھے۔ آپ کوفہ میں 350ھ میں فوت ہوئے۔ (تاریخ بغداد: 441/12)

④ ابوطالب بن نصر: ان کا نام ابو الفضل حافظ امام احمد بن نصر بن طالب البغدادی ہے۔ آپ رمضان

323ھ میں فوت ہوئے۔ (تذکرۃ الحفاظ: 36/3)

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا ذکر جمیل

نام و نسب

آپ کا نام اور شجرہ نسب یوں ہے: سفیان بن عیینہ بن ابو عمران میمون۔ آپ ضحاک بن مزاحم کے بھائی محمد بن مزاحم کے مولیٰ تھے۔ آپ بہت بڑے امام، حافظ العصر، شیخ الاسلام ابو محمد ہلالی اور کوفی وکی ہیں۔^①

لقب و کنیت

آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب ابن عیینہ ہے۔ آپ کو ابو محمد ہلالی بھی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: برہان حلبی نے سفیان بن عیینہ کے حالات زندگی دو مرتبہ ذکر کیے ہیں: ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ بن ابو عمران کے نام سے اور دوسری مرتبہ سفیان بن عیینہ ہلالی مولیٰ مسعر بن کد ام کے نام سے۔ اور دوسرے کے متعلق کہا ہے: لَيْسَ بِشَيْءٍ ”وہ کچھ بھی نہیں ہے۔“ اور وہ تدلیس کیا کرتے تھے۔

برہان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دوسرا سفیان پہلے سفیان کے علاوہ کوئی اور ہے جبکہ میں (ابن حجر) کہتا ہوں کہ معاملہ اس طرح نہیں ہے جیسے انھوں نے سمجھا ہے کیونکہ ابن عیینہ بنو ہلال کے مولیٰ تھے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنے سفر کے فوائد میں لکھا ہے کہ جب وہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ سے ملے تو آپ نے ابن دقیق العید سے سوال کیا کہ ابو محمد ہلالی کون ہیں؟ انھوں نے

① سیر أعلام النبلاء: 454/8.